رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶ ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد (۱۴) | قادیان مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۲۹ء مطابق ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۴۷ھ | نمبر (۴۱)

قابل توجہ ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانہ جات انڈیا

پبلک شکایات کے

سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات امرتسر ڈویژن کی طرف سے

فضول جوابات

سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات امرتسر ڈویژن کے خلاف زبانی اور تحریری اور اخبارات کے ذریعہ قادیان کی پبلک کی طرف سے افسران بالا کی خدمت میں اس قدر شکایات جائز اور سنگین کی گئی ہیں۔ کہ اگر اتنی شکائتیں کسی اور سرکاری محکمہ کے متعلق پیش ہوتیں۔ تو حکام کی طرف سے ان پر پوری اور کامل توجہ کی جاتی مگر حیرت ہے۔ کہ ایک تجارتی محکمہ کے بارے میں جس کا رات دن پبلک سے واسطہ رہتا ہے۔ اور پبلک کی ناراضگی اس پر بڑا اثر کرتی ہے۔ جس کی تمام آمدنی کا ذریعہ ہی پبلک ہے۔ اگر پبلک جائز شکائتیں کرے۔ تو ان پر پردہ ڈال کر قصوروروں کو بچانیکی کوشش کرکے پبلک کی مزید ناراضگی کے سامان پیدا کر دیئے جائیں۔ اس طرز سے حکام کے حق میں رعایاء کو بدظنی کا خود موقعہ دیا جاتا ہے۔ اس وقت تک ڈاک خانہ قادیان کے تبدیل شدہ سٹاف خصوصاً عالم خاں سب پوسٹ ماسٹر اور سلکھن سنگھ وی پی کلرک کے خلاف مندرجہ ذیل ۳۵ شکائتیں احمدیہ پبلک قادیان کی طرف سے کی جا چکی ہیں۔

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۱۷ اپریل کو پالم پور ضلع کانگڑہ میں چند یوم کے واسطے تشریف لے گئے تھے۔ مگر بوجہ ناموافقت آب وہوا ۲۱ اپریل کو واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

(۲) ہمارے بچوں کا سالانہ امتحان یونیورسٹی۔ ایف ایس سی وغیرہ کالج کلاسوں کا لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب سب کی کامیابی کے لئے دلی توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سب بچوں کو اعلیٰ درجہ میں کامیاب کرے۔ آمین۔

(۳) اخباری کاغذ کا اس قدر قحط ہو گیا ہے۔ کہ کسی سائز کا اخباری کاغذ سفید یا رنگدار اچھا نہیں ملتا۔ بڑے بڑے روزانہ اخبار نہایت ردی اور معمولی رنگدار کاغذوں پر طبع ہو رہے ہیں۔ فاروق کو بھی یہی مشکل پیش آگئی ہے غالباً جب تک سفید اچھا کاغذ نہ ملے فاروق بھی رنگدار کاغذ پر ہی شائع ہوگا۔ جو قیمت میں تو زیادہ ہے۔ مگر خوبصورتی میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن کا جواب سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات امرت سر ڈویژن نے بالکل فضول اور بے معنی دیکر عالم خاں سب پوسٹ ماسٹر کو ہر طرح بچایا۔ اور بے قصور بتایا اور پبلک کو مجبور کر دیا۔ کہ وہ سپرنٹنڈنٹ کے رویہ اور طریق پر زور سے نکتہ چینی کرے۔ پبلک شکایات کی مختصر تفصیل یہ ہے۔ جس کے جوابات کے متعلق آئندہ لکھا جائیگا:۔

(۱) فخر الدین مہتمم کتاب گھر قادیان بنام ڈاک خانہ قادیان بابت غلط ڈلیوری منی آرڈر تعدادی پانچ روپیہ (۲) احسان علی مالک شفا خانہ فیض عام بنام ڈاک خانہ بابت غلط ترسیل منی آرڈر (۳) احسان علی مالک شفا خانہ فیض عام بنام ڈاک خانہ بابت تاخیر وصول منی آرڈر (۴) ناظر صاحب بیت المال بنام ڈاک خانہ قادیان بابت ناجائز ہیرنگ کرنے خط کے (۵) ناظر صاحب بیت المال بنام ڈاک خانہ قادیان بابت انکار ڈسپیچ سرکلر لیٹر جس کو امرت سر ڈسپیچ کیا گیا (۶) ناظر صاحب بیت المال بنام ڈاک خانہ قادیان ٹکٹ دینے سے انکار بروز اتوار اور عبد الکریم کو ۱۲ بجے دن کے اسی دن ٹکٹ دینا۔ (۷) ناظر صاحب امور عامہ بنام سب پوسٹ ماسٹر قادیان۔ بابت توہین عابد حسین صاحب تحصیلدار (۸) ناظر صاحب دعوت و تبلیغ بنام سب پوسٹ ماسٹر قادیان بابت ناجائز ہیرنگ کر دینے سرکلر لیٹر کے (۹) پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح بنام سب پوسٹ ماسٹر قادیان بابت توہین حضرت خلیفۃ المسیح (۱۰) ایڈیٹر فاروق قادیان بنام ڈاک خانہ۔ بابت ناجائز طور پر تین پرچہ فاروق کو ہیرنگ کرنا۔ (۱۱) ایڈیٹر فاروق قادیان بنام ڈاک خانہ بابت روک لینے اخبار فاروق کے دو دن تک (۱۲) مہتمم کتاب گھر قادیان بنام ڈاک خانہ بابت ہیرنگ ناجائز روکے رکھنے پارسل کے و مطالبہ عوض ناجائز محصول ہیرنگ کا۔ اور پھر اس کے کوڑہ پر ہجل سازی سے تحریرات کا لکھنا اور کاٹنا وغیرہ (۱۳) مہتمم کتاب گھر بنام ڈاک خانہ۔ بابت انکار ڈسپیچ پارسل جس کو پھر ڈاک خانہ بٹالہ میں بھیجکر کیا گیا (۱۴) منیجر اخبار مصباح بنام ڈاک خانہ بابت ہیرنگ کرنے ایک مضمون کے جو برائے طبع اخبار آیا (۱۵) منیجر احمدیہ گزٹ بنام ڈاک خانہ۔ بابت ناجائز ہیرنگ کر دینے دو پرچہ گزٹ کے جن پر نہ کوئی چٹ چسپاں تھا نہ ٹکٹ لگایا گیا تھا (۱۶) منیجر مصباح بنام ڈاک خانہ بابت روک لینے مصباح کے جو ۱۵ر جنوری کو ڈاک خانہ میں بھیجا گیا۔ مگر ۱۷ر کو روانہ ہوا۔ (۱۷) منیجر اخبار سن رائز۔ بنام ڈاک خانہ خلاف قاعدہ سارے اخبار پر دو پیسہ کا ٹکٹ لگوایا گیا (۱۸) منیجر اخبار سن رائز بنام ڈاک خانہ بابت گم کر دینے پیکٹ ہیرنگ کے۔ (۱۹) منیجر اخبار سن رائز بنام ڈاکخانہ ۱۳ر جنوری کو ڈاک خانہ میں بھیجا گیا۔ مگر روک کر ۱۴ر کو روانہ کیا (۲۰) منیجر الفضل بنام ڈاک خانہ بابت زائد محصول ہیرنگ بجائے ۲ر کے ۳ر لینا جو صرف ۶ تولہ تھا (۲۱) منیجر الفضل بنام ڈاک خانہ بابت تقسیم اخبار جو قادیان میں تیسرے روز تقسیم کیا (۲۲) منیجر الفضل بنام ڈاک خانہ ۱۴ر جنوری کا اخبار ۱۶ر جنوری تک روک کر بھیجنا۔ (۲۳) منیجر الفضل بنام ڈاک خانہ بابت ۷ر فروری کے اخبار کو روک کر ۸ر فروری کو روانہ کرنا۔ (۲۴) منیجر الفضل بنام ڈاک خانہ ۱۱ر فروری کے اخبار کو ۱۲ر فروری کو روانہ کرنا (۲۵) منیجر الفضل بنام ڈاک خانہ بابت ۲۱ر فروری کے اخبار کو ۲۲ر فروری کو روانہ کرنا (۲۶) منیجر الفضل بنام ڈاک خانہ وی پی فارم کئی دن تک نہ دیکر اخبار کو نقصان پہنچانا۔ اور کام کو روک دینا اور ہتک کرنا (۲۷) منیجر الفضل بنام ڈاک خانہ۔ الفضل اخبار کے نو دس پیکٹ جو بغیر چٹ اور ٹکٹ کے تھے ناجائز طور پر ہیرنگ کو دینا۔ (۲۸) منیجر الفضل بنام ڈاک خانہ۔ الفضل کے جنرل وی پی نہ لینا اور ونڈو کے آگے کھڑکی میں کئی کئی دن تک کھڑے رکھنا (۲۹) ایڈیٹر فاروق بنام ڈاک خانہ۔ فاروق کے دفتر کے آگے جو لیٹر بکس پبلک آرام کیلئے سالہا سال سے آویزاں تھا۔ اس کو بلاوجہ اٹھا کر دفتر فاروق کو اور تمام پبلک کو تکلیف میں ڈالنا (۳۰) ایڈیٹر فاروق بنام ڈاک خانہ بابت واپس کر دینے وی پی ہارڈ فاروق کے جو پرانے پرچے حسب قاعدہ دی پی کئے گئے تھے۔ اور تین روز تک برابر واپس کرتے رہنا۔ اور پھر ان پر دو پیسہ کا ٹکٹ لگوانا (۳۱) ہیڈ ماسٹر مڈل سکول گوگیرہ۔ بنام ڈاک خانہ بابت دیر سے پہنچنے اخبارات کے قادیان سے۔ جو ڈاک خانہ قادیان عمداً روک لیتا ہے (۳۲) نمائندگان احمدیہ جماعت دہلی کی طرف سے تمام کتنگ فاروق کے برائے توجہ بذریعہ چٹھی بھیجے گئے (۳۳) ایڈیٹر فاروق بنام سب پوسٹماسٹر قادیان۔ بابت غلط بیانی اور توہین و ہتک سلسلہ احمدیہ نہایت سنگین الزامات سب پوسٹ ماسٹر پر لگائے گئے۔ (۳۴) ایڈیٹر فاروق بنام سپرنٹنڈنٹ۔ سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات کی ناجائز طرفداری عالم خاں وغیرہ کی کرنا اور شکایات پبلک پر مطلق توجہ نہ دینا۔

ان شکایات کے علاوہ اخبارات سلسلہ میں بھی بہت کچھ لکھا گیا۔ مگر آج تک ان کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا۔

ملاحظہ

ہم نہایت ادب سے صاحب ڈائرکٹر جنرل ڈاکخانہ جات انڈیا سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہماری مندرجہ بالا شکایات کی تحقیق ایک غیر جانبدار افسر سے جس کا ڈاک خانہ قادیان اور سپرنٹنڈنٹ امرت سر ڈویژن سے کوئی تعلق نہ ہو کرائی جاوے۔ اگر ہماری یہ شکایتیں غلط اور ناجائز ثابت ہوں۔ تو ہم خوش ہونگے۔ کہ ہمارے خلاف غلط اور ناجائز شکایات کرنے کا مقدمہ کیا جاوے۔ اور اگر ہماری شکایات صحیح اور بالکل جائز ثابت ہو جائیں۔ تو پھر قصوروداروں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ تاکہ محکمہ ڈاک خانہ آئندہ ہر قسم کی بدنامی سے محفوظ ہو جاوے۔ ورنہ پبلک ڈاکخانہ کے متعلق یہ خیال کرنے پر مجبور ہوگی۔ کہ افسران بالا اپنے ماتحتوں کے سنگین سے سنگین قصور اور جرم چھپا لیتے ہیں۔ اور پبلک کی شکایات پر مطلق توجہ نہیں کرتے۔

سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات امرت سر ڈویژن کے متعلق علاوہ ازیں کچھ ایسے واقعات بھی ہمیں معلوم ہوئے ہیں۔ جن کو ہم ضرورت ہوئی۔ تو افسران بالا کے... (باقی آئندہ) ... گوش گذار کرینگے۔ اور وہ سپرنٹنڈنٹ کے خلاف بابت خطرناک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"فاروق"

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ر اپریل ۱۹۲۹ء

سگِ دہقان

سگ اگر زادے بجائش مادرش
خوش بدے زیں فطرت بدگوہرش

(از قلم عکاس)

(※)

جو انسان رسوائے عالم "رنگ صحافت اخبار "زمیندار" کا چند ماہ مسلسل مطالعہ کرے۔ وہ اس امر کا بصدق دل اعتراف کرے گا۔ کہ بے اصولی اس مغلظات کی پوٹ کی نمایاں اور ممتاز ترین خصوصیت ہے۔ اس کا کوئی مسلک ہے نہ اصول۔ اور دین ہے نہ مذہب۔ اگر آج کسی کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہا ہے تو کل اسی کی ٹانگ پکڑنے کو دیوانہ وار لپکتا ہوا دکھائی دیگا۔ اسے جب جنون کا دورہ ہوتا ہے۔ تو سر پیر کا کچھ ہوش نہیں رہتا۔ اور ایسی واہی تباہی بکنا شروع کرتا ہے۔ کہ اپنی اعلان کردہ پالیسی اور اصول کا بھی کچھ خیال نہیں رکھتا۔ معزز معاصر "سیاست" جو پڑوس میں رہنے کے باعث ایک حد تک اس کے گھر کا بھیدی ہونے کی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ ان شرمناک اور بھیانک کارروائیوں سے پوری طرح واقف و آگاہ ہے جو ڈاکوؤں کا یہ مہذب گروہ حریت اور خدمت ملک و ملت کے سیاہ پردہ میں انجام دے رہا ہے۔ اور اس "دام ہمرنگ زمیں" سے بھی طرح آشنا ہے۔ جو زمیندار کے متعلقین کا طرۂ امتیاز ہے۔

اس نے جب مسلمانوں کو جسم اسلام کے لئے ایک رستے ہوئے ناسور کی حیثیت رکھنے والے اس ناپاک گروہ سے مطلع کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھا تو ظفر علی نے جھٹ "زمیندار" میں اعلان کر دیا۔ کہ

"سیاست مغلظات اور ہفوات کی ایک پوٹ ہے۔ جس کا زمیندار کے افتتاحیہ میں آخری ذکر ہے۔ اور آج کے بعد اگر خدا نے چاہا تو اس ننگ صحافت اخبار کا نام بھی ہمارے مدیری مقالات یا شذرات میں نہ آئیگا"

(زمیندار ۸ر نومبر ۲۸ء)

لیکن قربان جائیے۔ زمیندار کے ایفائے عہد اور اصول پسندی کے ۱۳ر اپریل ۲۹ء کے پرچہ میں اڑھائی کالم کا افتتاحیہ اسی اخبار "سیاست" کی شان میں تصنیف کیا گیا ہے۔ جس کا ذکر زمیندار کے صحیفہ اقدس میں ۸ر نومبر ۲۸ء کو آخری بار کیا گیا تھا۔ اور جس کے متعلق عہد کیا گیا تھا۔ کہ اس "ننگ صحافت اخبار کا نام ہمارے مدیری مقالات میں نہ آئیگا" زمیندار کو اپنے وقار اور تمکنت و متانت کے بلند بانگ دعاوی کی موجودگی میں یہ لکھتے چلتے ہوئے کچھ تو شرم محسوس کرنی چاہیئے تھی۔ اس افتتاحیہ میں زمیندار نے سید حبیب صاحب کے متعلق لکھا ہے:۔

"وہ شریفوں کی پگڑیاں اچھالنے۔ لوگوں کی بہو بیٹیوں کے ناموس پر حملے کرنے اور بے گناہ انسانوں پر ناپاک بہتان باندھنے میں لمحہ بہ لمحہ زیادہ بے باک ہوتے جاتے ہیں"

ان الفاظ کو زمیندار پیش نظر رکھے اور اس کے بعد اس پرچہ کے نکاہات پر جو اس کے خفاش طینت اور سیاہ باطن نقاش نے تحریر کر کے اپنے سوقیانہ مذاق۔ پھوہڑپن۔ اور شرافت و متانت سے بیگانہ ہونے کا ثبوت پیش کیا ہے۔ غور کرے۔ اور بتائے۔ کہ

(۱) کیا اس میں شرفاء کی پگڑیاں نہیں اچھالی گئیں۔

(۲) کیا اس میں لوگوں کی بہو بیٹیوں کے ناموس پر حملہ نہیں کیا گیا؟

(۳) کیا اس میں پاک انسانوں پر ناپاک سے ناپاک بہتان باندھنے میں زیادہ سے زیادہ بیباکی سے کام نہیں لیا گیا؟

(۴) اور کیا اس میں ایسے کمینے افتراؤں کا تھاڑ نہیں باندھا گیا۔ جن سے انسانیت لرزہ براندام ہو جاتی ہے۔ اور شرافت مارے شرم کے منہ چھپا لیتی ہے"

اگر یہ صحیح ہے۔ تو کیا ان جرائم سے احتراز کرنا دوسروں کے لئے ہی ضروری ہے۔ اور زمیندار بے شک ان سے بھی زیادہ سنگین جرائم کا ارتکاب کر کے اپنی شرافت اور اخلاق کی مٹی پلید کرتا اور دنیا کے سامنے اپنی رذالت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

لیکن بات یہ ہے۔ کہ زمیندار انہی لوگوں سے دبتا ہے۔ جو اسے گھر تک پہنچا کر چھوڑیں۔ اور شرفاء کی خوشی کو جو اس کی ہرزہ سرائیوں کا جواب اس کی بازاری زبان میں دینا اپنی فطرت کی توہین سمجھتے ہیں۔ وہ اپنی کامیابی پر محمول کر کے روز بروز زیادہ منہ پھٹ ہوتا جاتا ہے۔ اور اس کا وجود سوسائٹی کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔

اگر کوئی شخص زمیندار کے متعلقین میں سے کسی مستورہ کو چاند ماری کی مشق کرانے کے لئے اپنے ساتھ رادی پر لے جاوے۔ تو بے شک اسے حق ہے کہ جس قدر چاہے شور مچائے۔ لیکن دنیا کا کوئی بھی شریف اور ہوشمند انسان کسی شخص کے اپنے اہل و عیال کے ساتھ چلنے پھرنے اور سیر و تفریح کرنے کو قابل اعتراض نہیں ٹھہرا سکتا۔ لیکن حیرانگی ہے زمیندار پر جو اچھی طرح جانتے ہوئے کہ اس صحبت میں جو اس کی نظر میں قابل اعتراض ہے اس کے متعلقین میں سے کسی کی ماں۔ بہن یا بیٹی موجود نہیں تھی۔ خواہ مخواہ احمدیوں کے منہ آ رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عجیب بات ہے۔ کہ ایک طرف تو مولوی ظفر علی اس قدر تحمل دبردباری اور رواداری کا ثبوت پیش کر رہا ہے۔ کہ دفتر زمیندار کے متعلق ان واقعات کے ہوتے ہوئے جو زبان زد خاص و عام ہیں۔ اور اس دھما چوکڑی کی موجودگی میں جو اس دفتر میں مچ رہی ہے۔ اور اس "دام ہمرنگ زمیں" سے معاصر سیاست (۳۱ مارچ) کے طفیل پردہ اٹھ جانیکے باوجود ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ اور ان سب باتوں کو شیر مادر کی طرح پی جاتا ہے۔ اور دوسری طرف اس قدر نزاکت احساس اور جذبۂ غیرت و حمیت کہ کسی شریف النفس کا اپنے خاندان کی عورتوں کے ساتھ گھر سے باہر نکلنا بھی اس کی اسلام پروری پہ گراں گذر رہا ہے۔ زمیندار کے نقاش خفاش کی مثال بھی اس شخص کی ہے۔ جس نے اپنے مدمقابل کو مرعوب کرنے کے لئے نہایت فخر سے کہا تھا۔ کہ باور کھنا میں بھی پورا پورا احمدی زادہ ہوں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے متعلق بانگ زنی کرتے ہوئے اس نے اپنے ایک ممدوح کا جسے یہ آئے دن بانس پر چڑھانے کی کوشش میں مصروف رہتا ہے۔ ایسے عریاں پیرایہ میں ذکر کیا ہے۔ جو کوئی بڑے سے بڑا دشمن بھی نہیں کریگا۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر اس ممدوح میں ذرا بھی غیرت و حمیت اور شمہ بھر شرم و حیا ہوگی۔ تو وہ یقیناً اپنے اس مداح کو نادان دوست سے تعبیر کریگا۔ نقاش صاحب نے اس کا نقشہ ایسی طرح کھینچا اور دنیا کے سامنے اسے ایسی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ کہ ہر شخص اسے پڑھ کر یہی رائے قائم کریگا۔ کہ یہ کسی نہایت ہی گندے۔ رنڈی۔ لفنگے۔ شہدے اور چھٹے ہوئے بدمعاش کا ذکر ہو رہا ہے۔ اور اس سے زیادہ کس معتبر شخص کی کیا مذمت ہو سکتی ہے۔ کہ اس کا ذکر انہی الفاظ اور اسی پیرایہ میں کیا جائے۔ جو آوارہ گرد۔ بدچلن اور شیطان طینت غنڈوں کے لئے مخصوص ہے۔ طائفیوں کے بعض ارکان اور خصوصاً زمیندار کے متعلقین کی حالت پہ ایک سرسری نظر ڈالنے کے بعد ہمیں یہ باور کرنے میں تو ذرا بھی تامل اور کچھ بھی پس و پیش نہیں۔ کہ زمیندار کا ممدوح بے شک آوارگی میں بے مثال اور بدقماشی میں لاجواب ہوگا۔ لیکن پبلک میں بمصداق ؎

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن

وہ کچھ نہ کچھ حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اس طرح اس کی پردہ دری کرنا اور اس کی اصلیت اور فطرت و طینت کو ایسی بری طرح بے نقاب کرنا ایک دوست کے لئے کسی طرح بھی زین مصلحت نہیں سمجھا جا سکتا ؛

انذاری پیشگوئیاں

اور

ارحم الراحمین کی بندہ نوازی

جہاں اللہ تعالےٰ شریروں کو دنیا سے اس لئے نیست و نابود کرتا ہے۔ کہ تا اس کی باقی مخلوق ان کے ہاتھوں دکھ نہ اٹھائے۔ وہاں وہ ذرا سی اصلاح اور شرارتوں سے باز آنے پر غضب کو روکتا اور اپنے بندوں پر شفقت و مہربانی فرماتا ہے۔

بعض کم فہم جو رحمت خداوندی کی عمومیت سے بیگانہ ہیں۔ وہ بعض اوقات اندازی پیشگوئیوں میں جب اللہ تعالےٰ اپنی قہری تجلی میں دھیما پڑ جاتا ہے۔ اور اس کی رحمت اس کے غضب پر غالب آجاتی ہے۔ تو باوجود انبیاء سابقین علیہم السلام کے اسوہ کے پھر اپنی نادانی سے خدا کے فرستادوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ وہ خدا کی رحمت کو اس وقت نظر انداز کر جاتے ہیں۔ اور نہیں سوچتے ویسے پورا ہونے سے ایسا نہ پورا ہونا بدرجہا بہتر اور خدا کی نظروں میں پسندیدہ ہے۔

اس وقت میں ارحم الراحمین کی بندہ نوازی کی ایک مثال آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جس سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ اس معاملہ میں سنت الٰہی کیا ہے یونا نبی کی کتاب کے تیسرے باب میں ہے: "یونا نے جا کے منادی کی اور کہا چالیس اور دن ہیں تب نینوہ برباد کیا جائیگا"

حضرت یونس علیہ السلام کے اس اعلان کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا۔ مذکورہ بالا عبارت کے آگے لکھا ہے۔ کہ:۔

"تب نینوہ کے باشندوں نے خدا پر اعتقاد کیا۔ اور روزہ کی منادی کی۔ اور سب نے چھوٹے سے بڑے تک ٹاٹ پہنا"

جس کا نتیجہ اس کے آگے یوں لکھا ہے۔ کہ:۔

"تب خدا اس بدی سے جو اس نے کہی تھی۔ کہ ان سے کروں گا پھر کے باز آیا۔ اور اس نے ان سے وہ بدی نہ کی"

جب ان پر عذاب نازل نہ ہوا۔ تو حضرت یونس علیہ السلام بہت رنجیدہ ہوئے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے انہیں نہایت ہی لطیف مثال دیکر سمجھایا۔ کہ:۔

"کیا تو شدت سے رنجیدہ ہوتا ہے۔ اور یونا شہر سے باہر جا کے شہر کی پورب کی طرف بیٹھا اور وہاں اپنے لئے ایک چھپر بنایا۔ اور اسکے نیچے چھاؤں میں بیٹھ رہا۔ کہ دیکھے اس شہر کا کیا حال ہوتا ہے۔ تب خداوند نے رینڈی کا ایک درخت اگایا۔ اور اسے یونا کے اوپر دوڑایا۔ تا کہ وہ اس کے سر پر سایہ کرے۔ اور اسے تکلیف سے چھڑاوے۔ اور یونا اس رینڈی کے پیڑ کے سبب سے نہایت خوش ہوا لیکن دوسرے دن صبح کے وقت خدا نے ایک کیڑے کو تیار کیا۔ اور اس نے اس رینڈی کے درخت کو کاٹا ایسا کہ وہ سوکھ گیا۔ اور جب آفتاب چڑھا۔ تب ایسا ہوا۔ کہ خدا نے پورب کی طرف سے لو چلائی۔ اور آفتاب کی گرمی نے یونا کے سر میں اثر کیا۔ وہ غش میں آیا۔ اور اپنی جان کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت چاہی۔ اور کہا اس میرے جینے سے میرا مرنا بہتر ہے۔ اور خدا نے یونا ہ کو کہا۔ کیا تو اس رینڈی کے درخت کے سبب شدت سے رنجیدہ ہے۔ اس نے کہا میں یہاں تک رنجیدہ ہوں۔ کہ مرنا چاہتا ہوں۔ تب خداوند نے فرمایا۔ کہ تجھے اس رینڈی کے درخت پر رحم آیا۔ جس کے لئے تو نے کچھ محنت نہ کی۔ اور نہ تو نے اُگایا۔ جو ایک ہی رات میں اُگا۔ اور ایک ہی رات میں سوکھ گیا۔ اور کیا مجھے لازم نہ تھا۔ کہ میں اتنے بڑے شہر نینوہ پر جس میں ایک لاکھ بیس ہزار آدمیوں سے زیادہ ہیں۔ جو اپنے داہنے بائیں ہاتھ میں تمیز نہیں کر سکتے۔ اور مویشی بھی بہت ہیں شفقت نہ کروں۔"

یہ ایک حقیقت ہے۔ جس سے ایک طرف انذاری پیشگوئی کے ٹلنے کا علم ہوتا اور دوسری طرف خدا کی بندہ نوازی کا۔ مگر افسوس ہے۔ ان لوگوں پر جو احوال ماضیہ کو پڑھتے ہوئے پھر بھی ان سے نصیحت نہیں حاصل کرتے۔

(عبدالاحد (مولوی فاضل) قادیان)

فاروق کا نوٹس

فاروق کا نیا سال اپریل سے شروع ہوا ہے۔ اس سال کیلئے جن خریداران کا چندہ ۳۱ر مارچ ۲۹ء کو ختم ہوتا تھا ان کو پہلے اخبار میں دوبار اطلاع دیدی تھی۔ کہ اپریل کا پہلا پرچہ نئے سال کے چندہ کیلئے وی پی ہوگا۔ اگر کسی خریدار کو اس وقت وی پی لینے میں کوئی عذر ہو تو وہ دفتر فاروق میں اطلاع بھیجدیں تاکہ ان کے نام ابھی وی پی نہ کیا جائے اس اطلاع کے ماتحت جن خریداروں نے اطلاع دیدی۔ ان کو وی پی نہیں کیا گیا۔ باقی سب کے نام وی پی ارسال ہوئے اخلاقاً ان کا فرض تھا کہ وی پی وصول کر لیتے۔ لیکن نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ صرف ۱۹۰ وی پی کئے گئے تھے۔ جن میں سے ۶۵ انکاری ہو کر واپس آئے۔ جس سے قریباً دس روپیہ محصولڈاک کا نقصان ناحق ہو گیا۔ اگر یہ احباب

احمد بیگ کی پیشگوئی پر مکالمہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۱) اب سب سے اوّل جاننا چاہیئے۔ کہ یہ پیشگوئی مشروط بشرائط تھی۔ یعنی وعید کی پیشگوئی تھی۔

(۲) اصل اس پیشگوئی سے نکاح مقصود نہ تھا۔ بلکہ اس خاندان کو اللہ تعالےٰ کی ہستی کا سنوانا جو قریب قریب دہریت کے چلا گیا تھا مدنظر تھا۔ جس کا ثبوت میں آگے چلکر دوں گا۔

(۳) مخالفین کا اس پیشگوئی پر اعتراض کرنا یہ بھی حضور کی ایک پیشگوئی کا پورا ہونا ہے۔ کیونکہ آج سے قریب ۳۹ سال قبل خدا تعالےٰ سے خبر پاکر یہ دنیا میں اعلان فرماتے ہیں۔ کہ کچھ مصائب و شدائد موت کے رنگ میں اس خاندان (احمد بیگ) میں آئیں گے۔ اور کچھ باقی بھی رہ جائیں گے۔ اور انکے باقی رہنے کی وجہ سے کلاب متعدد کچھ کتے بھی بھونکتے رہیں گے۔ اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ جن کے متعلق پیشگوئی تھی۔ ان کو تو اس پر کبھی اعتراض نہیں سوجھا۔ کچھ اس دنیا سے معدوم ہو گئے۔ اور کچھ بوجہ اپنی خشوع انکساری اور عجز کے بچ رہے۔ اور وہ سب کے سب حضرت مسیح موعود کی غلامی میں آداخل ہوئے۔ مگر مولوی ہیں۔ جو اس پر اعتراض کئے جاتے ہیں۔ کہ کیوں سلطان محمدؐ نہ مرا۔ اور کیوں مرزا صاحبؑ کا نکاح نہ ہوا۔

(۴) اس پیشگوئی میں احمد بیگ کی موت اور سلطان محمدؐ کی موت اور بعد میں بیوہ ہونے کی حالت میں نکاح میں آنا تھا۔ یہ نہیں کہ صرف نکاح کی ہی پیشگوئی تھی۔ بلکہ اس کی دو شاخیں تھیں۔ جن کے پورا ہونے کے بعد نکاح مشروط تھا۔ پس میرے نزدیک اس پیشگوئی کی حقیقت سمجھنے کے لئے ان شقوں پر غور کرنا چاہیئے۔ اب میں ان ہر سہ شقوں پر تفصیل سے الگ الگ بحث کروں گا۔

وباللہ التوفیق۔

ثبوت اوّل کہ یہ پیشگوئی مشروط تھی اور اس کی کئی شاخیں تھیں۔ اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آئینہ کمالات اسلام اور شہادت القرآن۔ ازالہ اوہام اور اس کے علاوہ اشتہاروں میں کیا ہے۔ شہادت القرآن کے آخری صفحات پر حضورؑ لکھتے ہیں:۔

"وہ پیشگوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے۔ بہت ہی عظیم الشان ہے۔ کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔"

(۲) اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں فرماتے ہیں:۔

"اور ہر ایک شاخ تیرے جدّی بھائیوں کی کاٹی جائیگی۔ اور وہ جلد لاولد رہکر ختم ہو جائیگی اگر وہ توبہ نہ کرینگے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے۔ اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کرینگے۔ تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کریگا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا۔ اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کریگا۔"

(منقول تبلیغ رسالت جلد ۱ صفحہ ۶۰)

اُجڑے گھر سے مراد حضور نے احمد بیگ کے گھر کو لیا ہے۔ اور ان کے لئے ہی رجوع نہ کریں۔ تو عذاب اور اگر کریں تو رحم ہوگا کے الفاظ لکھے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار کے تتمہ کے حاشیہ میں یہ الہام درج ہے:-
"ایھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبیک۔ کہ اے عورت توبہ کر توبہ کر۔ (عورت سے مراد احمد بیگ کی ساس ہے) کیونکہ تیری لڑکی اور لڑکی کی لڑکی پر ایک بلا آنے والی ہے"
دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۷

(۴) آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۶۹ و صفحہ ۵۷۰ میں عربی عبارت درج ہے جس کا ماحصل ترجمہ آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ حضرت مرزا صاحبؑ خدا تعالےٰ کے حضور عجز و خاکساری کے ساتھ یا رب یا رب انصر عبدک و اخذل اعدائک الی اخر کی دعا مانگتے ہیں۔ تو جواب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انی رأیت عصیانھم و طغیانھم فسوف اُخرّبھم بانواع الآفات ..... کہ میں نے ان کی نافرمانی اور سرکشی کو دیکھا پس عنقریب میں ان کو قسم قسم کے آفات سے تباہ کروں گا۔ اور آسمان تلے ان کو ہلاک کروں گا۔ اور تو دیکھے گا۔ جو میں ان سے برتوں گا ہم ہر ایک چیز پر قادر ہیں۔ میں ان کی عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کروں گا۔ اور ان کے گھروں کو ویرانہ بناؤں گا۔ تاکہ اپنے کئے اور کہے کا مزہ چکھیں۔ لیکن دفعتہً ان کو ہلاک نہیں کروں گا بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے تاکہ وہ شرارتوں سے باز آجائیں۔ اور تائب ہوں۔ میری لعنت ان پر اور ان کے گھروں کی چار دیواری پر اور ان کے چھوٹے بڑے عورتوں مردوں حتی کہ ان کے مہمانوں پر جو ان کے گھر میں داخل ہونگے اتریگی اور وہ تمام ملعون ہونگے۔ ہاں مگر وہ شخص جو ایمان لائے عمل صالح کرے اور ان سے قطع تعلق کرے۔ اور ان کی ہمنشینی سے باز آئے۔ پس ان پر رحم کیا جاویگا۔
پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم ضرور ان کو رولانے والے نشانات دکھائیں گے۔ ان پر عجیب عجیب ہموم و غموم کا سلسلہ جاری کرینگے اور قسم قسم کے امراض نازل ہونگے۔ الی اخر صفحہ ۵۷۰

(۵) اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور رحمت کا نشان ہوگا۔ اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے۔ جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا۔ تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی۔ وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی۔ اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے۔ الی اخر اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء ملحق تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۱۸

پس ان مذکورہ حوالوں سے جب روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا۔ کہ یہ پیشگوئی شرطی تھی۔ اور اس کی کئی شقیں تھیں۔ جو یکے بعد دیگرے پوری ہوئیں۔ مثلاً نکاح سے انحراف ضرور ہوگا۔ ویرد ھا الیک سے ظاہر ہوتا تھا ہوا (۲) جب تک نکاح غیر سے نہ ہوئے والد دختر کا زندہ رہنا۔ چنانچہ پانچ سال تک جب تک اس کی دختر کا نکاح دوسری جگہ نہیں ہوا زندہ رہا۔ (۳) نکاح کر دینے کے بعد تین سال کے اندر اندر مرنا تھا۔ وہ ایک سال کے اندر مر گیا۔ (۴) اس کی دختر کلاں کا زندہ رہنا ان واقعات تک سودہ رہی (۵) پھر حضرت اقدس کا خود ان سب مذکورہ واقعات کے ہونے تک بلکہ ایک عرصہ بعد تک زندہ رہنا۔ اب ان کے علاوہ اس تمام خاندان کے افراد کا آہستہ آہستہ معدوم ہوتے جانا "سوائے چند کس گنتی کے" اور پھر جو زندہ رہے ان کا حضور کے سلسلہ بیعت میں شامل ہونا اور تمام مخالفت اور عداوت کا بالکل ختم ہو جانا۔ یہ ایسی باتیں نہیں ہیں۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کے مخالفین کو ملزم نہ کر سکیں۔ کیا یہ باتیں پوری نہیں ہوئیں۔ افسوس ہمارے مخالف ان باتوں پر کیوں غور نہیں کرتے۔ جو کہ اصل نحیں اس پیشگوئی کی ہیں۔

اب دو شقیں ہیں۔ جو مخالفین کے خیال میں پوری نہیں ہوئیں۔ ایک یہ کہ سلطان محمدؐ میعاد کے اندر کیوں نہیں مرا۔ اڑھائی سال کی میعاد تھی۔ دوئم یہ کہ محمدی بیگم حضرت مسیح موعودؑ کے نکاح میں کیوں نہیں آئی۔ اس کا مختصر مگر جامع جواب دو منٹوں میں دے دیتا ہوں۔ سنئے یہ پیشگوئی مشروط تھی۔ نکاح اس لڑکی کا موقوف تھا اس بات پر اس کے بیوہ ہونے پر۔ جیسا کہ الہام ویرد ھا الیک سے ہویدا ہوتا ہے۔ اور اس کا بیوہ ہونا اس بات پر منحصر تھا۔ سلطان محمدؐ کی شوخی و شرارت اور اپنی پہلی حالت کی طرف رجوع کرنے یعنے تکذیب اختیار کرنے پر۔ جب اس نے شوخی و شرارت اور تکذیب مسیح موعودؑ اور سلسلہ کی چھوڑ دی۔ تو وہ مرا نہیں۔ جب مرا نہیں۔ تو اس کی بیوی محمدی بیگم بیوہ نہ ہوئی۔ جب بیوہ نہ ہوئی۔ تو حضرت اقدسؑ سے اس کا نکاح نہ ہوا۔ فاذا فات الشرط فات المشروط پھر سن لو۔ نکاح اس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیوہ ہونے پر موقوف تھا۔ اور بیوہ ہونا سلطان محمدؐ کی شوخی و شرارت اور پہلی حالت کے اختیار کرنے پر موقوف تھا۔ جب اس نے شوخی و شرارت چھوڑ دی تو اس کی بیوی بیوہ نہ ہوئی۔ جب بیوہ نہ ہوئی۔ تو نکاح نہ ہوا۔ اب تمہارا اعتراض کیا ہے؟ (باقی آئندہ)

ضرورت رشتہ

خاکسار کاتب اخبار فاروق کو دوسری شادی کی ضرورت ہے۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ جس سے ایک لڑکا ۴ سال کا اور ایک لڑکی ۲ سال کی ہے۔ میری عمر ۲۸ یا ۲۹ سال کی ہے۔ آمدن چالیس روپے ماہوار۔ قادیان کے رہنے والا ہوں۔ خواہشمند احباب مفصل حالات کیلئے مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں۔ (قاضی دین محمد کاتب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کا سیاسی اضطراب اور امن عامہ کو چیلنج

(۱)

فاروق ہر چند مذہبی پرچہ ہے۔ اور وہ اپنے پڑھنے والوں کو سیاسیات کی بھول بھلیوں میں لے جانے سے ہمیشہ محترز رہتا ہے۔ لیکن حالات اس سرعت سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ کہ ان سے نہ صرف باخبر رہنا بلکہ حزم و احتیاط سے ان تبدیلیوں پر غور کرنا ہر مومن کے لئے ضروری ہو رہا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ فاروق کے پڑھنے والوں کو ان حالات اور واقعات سے باخبر رکھا جاوے۔ جو اس کی سیاسی فضاء میں آئے دن تغیرات پیدا کر رہے ہیں۔ آج میں مختصراً واقعات کو ایسے طور پر بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ کہ موجودہ حالت کا ایک سرسری خیال پیدا ہو جاوے۔

۱۸۵۷ء کے غدر میں ہندوستان میں انگریزی حکومت کو کچل دینے کی سازش ہوئی۔ اور ہندوستان اس میں ناکام رہا۔ اس ناکامی نے انگریزی حکومت کے ہاتھ کو مضبوط کر دیا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو غدر میں سب سے زیادہ نقصان پہنچا۔ میں جیسا کہ ابھی کہہ چکا ہوں مورخانہ حیثیت سے اسباب و علل پر بحث نہیں کروں گا۔ بلکہ واقعات کا ایک سلسلہ قوم کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس لئے قارئین کرام اسی حیثیت میں اُسے پڑھنے کی کوشش کریں۔ وہ واقعات کی اس سادگی ہی میں منزل کو قریب پائیں گے۔

غدر کے بعد مسلمانوں کو اپنی حالت کی درستی کے لئے جن مشکلات میں سے گذرنا پڑا۔ وہ گذشتہ پون صدی کی داستان ہے۔ غدر کے قریباً تیس برس بعد ہندوستان کی سیاسی فضا میں ایک اور تغیر پیدا ہوا۔ اور ہندوستان کو انگریزی حکومت سے آزاد کرانے کے لئے ایک اور تحریک نیشنل کانگرس کے نام سے ظہور میں آئی۔ مسلمان چونکہ غدر کا خمیازہ بہت بُری طرح بھگت چکے تھے۔ اور اب ان کی حالت

دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے

کی مصداق تھی۔ اس لئے نیشنل کانگرس کے نام سے بھی وہ گھبراتے تھے۔ اور اس میں شمولیت گویا کفر عظیم تھا۔ غدر کے بعد جن نیک دل مسلمانوں نے مسلمانوں کی اس مصیبت میں رہنمائی کا فرض ادا کیا۔ وہ بھی یہی چاہتے تھے۔ کہ مسلمانوں کو اس قسم کی تحریکوں سے دور رکھیں۔ چنانچہ سرسید مرحوم نے مسلمانوں کو یہی مشورہ دیا۔ نیشنل کانگرس کے لیڈر اس قومی مجلس کو ہندوستان کی متحدہ سیاسی مجلس بنانے کے لئے یا کم از کم دکھانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار تھے۔ کہ

کسی مسلمان کو اس میں شامل کریں

یہ انقلابات چونکہ میری زندگی میں ہوئے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھے سوچنے اور سمجھنے والا دماغ عطا فرمایا ہے۔ میں ان واقعات کو اپنی اس وقت کی سمجھ کے مطابق دیکھتا پڑھتا اور غور کرتا تھا۔ میں ان نظاروں اور مظاہروں کو بھول نہیں گیا جب بھیم جی نام ایک مسلمان کو کانگرس کا ممبر بنایا گیا۔ اور پھر اس تحریک کے ان ارتقائی نظاروں کو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ جبکہ ہندوستان کا ایک مشہور اور مایہ ناز اخبار نویس مولوی محرم علی چشتی نیشنل کانگرس کے پلیٹ فارم پر لایا گیا۔ اور انہوں نے چھی کانگرس (کیونکہ وہ انٹی کانگرس کا مذاقیہ ترجمہ بھی کیا کرتے تھے) کے پرخچے اڑائے اور مسلمانوں کو شمولیت کی دعوت دی۔ یہ تحریک جاری رہی اور اب تو مسلمانوں کی بہت بڑی جماعت کانگرس میں شامل ہے۔ حتیٰ کی مجلس عاملہ میں ان کا حصہ ہے صوبوں کی کارکن کمیٹیوں میں ان کا عنصر ہے اور آل انڈیا کانگرس کے اجلاس کی صدارت بھی بعض فرزندانِ اسلام کے لئے موجب فخر ہو چکی ہے۔

کانگرس کے نصب العین میں آئے دن ضروری ترمیمیں ہوتی رہتی تھیں۔ اس تحریک نے ایک طرف تو اپنے حلقہ اثر و کام میں کچھ اور تحریکیں پیدا کر دیں۔ اور کچھ اس کی دیکھا دیکھی مسلمانوں اور سکھوں میں سیاسی انجمنیں اور دیوان پیدا ہو گئے۔ مگر مجھے اس کے اعتراف میں کوئی تامل نہیں۔ کہ

ان سب کی اماں کانگرس ہی ہے

سکھوں اور مسلمانوں کی سیاسی انجمنوں کی تاریخ بڑی دلچسپ ہے۔ خالصہ دیوان کیونکر پیدا ہوا؟ سلم لیگ نے کس طرح جنم لیا۔ ان کا نشو و نما اور ارتقا کس طرح ہوا۔ اور پھر ان دونوں تحریکوں نے کس طرح گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور خدام کعبہ کے بچے دیئے۔ اور اسی سلسلہ میں اکالی تحریک اور خلافت کمیٹی نے جنم لیا۔ اور پھر سیاسی تحریکوں کی ضروریات نے

شدھی اور سنگٹھن کے بچے جنے

یہ ساری کہانی ایک ایسی پر لطف ہے۔ کہ اگر میں اسے شروع کر دوں۔ تو وہ فاروق کے متعدد نمبروں کو لئے بغیر نہ رہیگی۔ اور اس کی دلچسپی اور طوالت ابھی باقی ہوگی۔ یہ ساری تحریکیں اپنے اپنے حلقہ اثر میں کام کر رہی ہیں۔ اصل تحریک کانگرس اپنے حلقہ اثر کو اس قدر وسیع کر چکی ہے۔ کہ

آزاد ہندوستان

کی آواز ملک کے ہر گوشہ سے پیدا ہو رہی ہے۔ اور دوسری تحریکیں سلم لیگ اور سکھ لیگ (میں اس کی ابتدائی تحریک خالصہ دیوان کے مفہوم کو لیتا ہوں) جو اپنی ابتدائی حالت میں کانگرس کی طرف سے مسلمان اور سکھ نوجوانوں کے خیالات کو پھیرنے کے لئے قائم ہوئی تھیں۔ اب خود سیاسی انجمنیں بن چکی ہیں۔ اور سیاسی ضروریات اور قریباً اسی قسم کے مطالبات ان کا مقصد ہو رہا ہے۔ اور ہونا چاہیئے تھا۔

اس جد و جہد نے گورنمنٹ کو بھی متوجہ کیا۔ اور ہندوستان کو اصلاحات کا کھلونا مل گیا۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس نے ان میں اور بھی بیداری پیدا کردی۔ اور گردوپیش کے حالات نے جو صورت اب پیدا کردی ہے۔ وہ گویا

امن عامہ کو ایک چیلنج ہے

کیا یہ سچ نہیں۔ کہ بیراکالی جتھہ نے کچھ عرصہ کے لئے پنجاب میں ایک طوفان بے تمیزی پیدا کردیا تھا اور سازش کے مقدمات کے سلسلہ میں ایسے ایسے خطرناک راز ظاہر ہوئے تھے۔ کہ ہندوستان کا امن صریح خطرہ میں نظر آتا تھا۔ کینیڈا میں جو غدار پارٹی قائم ہوئی تھی۔ اور اس نے ہندوستان میں جو فضاد پیدا کرنی چاہی تھی وہ کیسی مہلک تھی۔ اپنے ملک کی آزادی اور ترقی کے لئے ہر ایسی کوشش جو امن عامہ اور قانون کے احترام کے حدود کے اندر ہو۔ مبارک سمجھی جاتی ہے۔ لیکن جہاں قانون شکنی اور امن شکنی کو ترقی کا ذریعہ قرار دیا جاوے۔ اس سے بڑھ کر کوئی لعنت نہیں ہوسکتی۔

پس اس قسم کی تحریکوں کو خواہ وہ آزادی ہند کی اغراض اور مقاصد کے لباس میں ہی ہوں۔ کوئی فہیم آدمی عزت اور قدر کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ اب حالات یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ ہندوستان کی پارلیمنٹ (اسمبلی) میں پھینکے جاتے ہیں۔ اور افسروں کو قتل کرنیکی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ کیا یہ کوششیں ہندوستان کی آزادی اور متحدہ قومیت کی منزل کو قریب کریں گی؟ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ قوموں اور ملکوں کی آزادی بہت سی قربانیوں کو چاہتی ہے۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ قربانیاں ملک اور قوم کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے کی جائیں اس قسم کی کوششیں قربانی نہیں کہلاتیں۔ بلکہ وہ ملک کی آزادی اور ترقی کے زمانہ کو قریب کرنیکی بجائے دور کردیتی ہیں۔

آؤ ذرا ٹھنڈے دل سے واقعات پر نظر کرو۔ ملک معظم کی گورنمنٹ نے ایک کمیشن جس کو سائمن کمیشن کہتے ہیں۔ مقرر کیا۔ اس کے متعلق ہمارا طرز عمل کیا تھا۔ سب سے پہلے اس کمیشن کے بائیکاٹ پر زور دیا گیا۔ اس کی ہیئت ترکیبی پر اعتراض کیا گیا۔ اور ملک کی توجہ کو ایک لغو اور غیر ضروری امر کی طرف لگا دیا۔ یہ عدم تعاون کا مسئلہ ملک میں عملاً حل ہو چکا تھا۔ کونسلوں کے ساتھ عدم تعاون کرکے اہل ملک دیکھ چکے تھے۔ کہ یہ لغو طریق ہے اور خود انہیں لیڈروں نے جو عدم تعاون کے حامی تھے کونسلوں میں جانا پسند کیا۔ اور عملاً اپنی غلطی کا اعتراف کرلیا۔ اب جب کہ عدم تعاون کی یہ مثال ان کے سامنے تھی۔ سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کا سوال کیا غلط اور بے محل تھا۔ بہرحال سائمن کمیشن اپنا کام کرتا رہا۔ اور عدم تعاونی حضرات "گو بیک" کے نعروں سے اپنی کامیابی کا یقین کرتے رہے۔ پھر ہندوستان کی طرف سے جو کمیٹی حکومت ہند نے یا صوبجات کی حکومتوں نے سائمن کمیشن کے ساتھ کام کرنے کی لئے مقرر کی۔ اس کی مخالفت میں ایک طوفان بے تمیزی پیدا کیا گیا۔ مگر اس شور و شیون کا کوئی بہترین نتیجہ تو پیدا نہ ہوا۔ اسی اثناء میں نہرو رپورٹ کا مسئلہ آگیا۔ اور اس نے ہندوستان کے طول و عرض میں ایک ایسی لہر پیدا کردی جس سے متحدہ قومیت تو کیا پیدا ہوتی۔ خود اپنوں میں زبان و قلم کا جہاد جاری کرادیا۔

سلم لیڈروں میں باہمی نزاع کا سلسلہ اسقدر لمبا ہوا ہے۔ کہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ سلم لیگ (جو مسلمانوں کی سیاسی رہنما انجمن سمجھی جاتی تھی) کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ اور ان کے ملنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اور مخالفت کا سلسلہ ایسا رنگ اختیار کرچکا ہے۔ کہ اختلاف رائے رکھنے والے لیڈر ایک دوسرے کی دیانت اور نیت پر حملہ کرتے ہوئے ذرا شرم نہیں کرتے۔ مولانا محمد علی کی ساری قربانیاں ساری قابلیتیں خاک میں ملادی گئیں۔ محض اس جرم میں

کہ وہ دیانت داری کے ساتھ نہرو رپورٹ کا مخالف ہے

سکھ لیڈروں میں بھی اختلاف ہوا۔ اور اس اختلاف نے کوئی بہتر نتائج پیدا نہ کئے۔ پھر ہندو مسلمانوں اور سکھوں میں اختلاف ہوا۔ گویا وہ چیز جس کو ملک کے لئے ایک بہترین نعمت اور لازوال دولت یقین کیا گیا تھا۔ وہ اس وقت تو

نعمت کی بجائے لعنت ثابت ہو رہی ہے۔

مجھ سے پوچھو۔ تو میں اس غلامی کو اس آزادی پر ترجیح دیتا ہوں۔ جو ملک اور قوم کے اتحاد اور اس کے قومی اور ملی اخلاق کو ضائع ہونے سے بچا دے۔ میری نیت اور مفہوم پر یہ ایک حملہ ہوگا کہ کوئی شخص یہ نتیجہ نکالے۔ کہ میں آزادی ہند کا حامی نہیں ہوں۔ ہاں میں پہلا اور آخری شخص ہوں۔ جو آزادی کے لئے ہر قربانی کو جائز اور ضروری سمجھتا ہوں۔ جو امن عامہ اور احترام قانون کو ملحوظ رکھ کر کی جاسکے۔ مگر میں اس آزادی کو لعنت سمجھتا ہوں جو کسی قوم اور ملک کے ملی اخلاق کو تباہ کردے۔

میں مزید تفصیل میں ناظرین کو لے جانا نہیں چاہتا۔ بلکہ اس مختصر اور سادہ بیان میں بتایا ہے کہ آزادی ہند کی اس تحریک کا اثر ملک کے ملی اخلاق پر کیا پڑا ہے۔ یہ لیڈر (جن) کی آج ہم محض اسلئے مذمت کر رہے ہیں۔ کہ انہوں نے دیانت داری کے ساتھ نہرو رپورٹ کے خلاف رائے کا اظہار کیا ہے کل تک ہمارے معتمد علیہ تھے۔ اور آج وہ ریاکار ہیں۔ وہ ضمیر فروش ہیں۔ کیا اگر وہ فی الحقیقت ایسے ہی تھے۔ تو جو لوگ آج ان کی مذمت کر رہے ہیں۔ کل تک ان کی تعریف کرتے ہیں

ریاکار اور غدار قوم نہ تھے

کہ ایسے ریاکاروں کی تائید اور تعریف کرکے قوم اور ملک کو گمراہ کر رہے تھے؟ اگر وہ اس وقت ایسے نہ تھے تو یقیناً آج بھی ایسے نہیں۔

میں نے مولانا محمد علی سے بعض امور میں اختلاف کیا ہے۔ اور شدید اختلاف کیا ہے۔ ۱۹۲۷ء کے آخر میں جبکہ سب ہندو مسلم لیڈر شملہ میں جمع تھے۔ مجھے ہندو لیڈران پنڈت مالویہ۔ لالہ لاجپت رائے۔ ڈاکٹر مونجے۔ اور مسلم لیڈران۔ آزاد۔ انصاری۔ حکیم اجمل خاں صاحب اور مولانا محمد علی ایڈیٹر برادرز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ملنے اور تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا رہا۔ ایک مجلس میں سلطان ابن سعود کے متعلق مولانا محمد علی اور مسٹر شعیب قریشی سے بہت گرما گرم گفتگو ہوئی۔ مگر میں نے کبھی یہ نہیں کہا۔ کہ مولانا محمد علی اپنی رائے میں ضمیر فروش ہیں یا ریاکار ہیں۔ میں انہیں غلطی پر سمجھتا تھا۔ اور سلطان ابن سعود کے متعلق جو رائے انہوں نے قائم کی وہ صحیح نہیں۔ مگر بایں میرے دل میں ان کا احترام اور ان کی عظمت بدستور باقی ہے۔ وہ ایک غیور فرزند اسلام ہے۔ آج اسی محمد علی پر اس جرم میں کہ وہ مولانا محمد یعقوب کی دعوت چاء میں شریک ہوا۔ گالیوں کی بوچھار کیجاتی ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ یہ لوگ جو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیم سے اس قدر ناواقف اور بے بہرہ ہیں۔

مولانا محمد علی اسلام کے مجرم ہوتے۔ اگر وہ اپنے بھائی مولوی محمد یعقوب کی دعوت کو رد کر دیتے۔ اس لئے کہ قبول دعوت سنت نبوی ہے۔ اور میں تو سیاسی نقطہ خیال سے بھی اس کی اہمیت کو سمجھتا ہوں۔

غرض

ان سیاسی تحریکوں کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ ہندوستان کا امن خطرہ کی طرف جا رہا ہے۔ اور سیاسی لیڈر ہندوستان کے امن کی فضاء درست کرنے کی بجائے ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں۔ جو اسے اور بھی مکدر کر دے۔ میں ان کی نیتوں پر حملہ نہیں کرتا۔ وہ ہندو ہوں یا مسلمان۔ مگر میں یہ کہتا ہوں۔ کہ ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ خود ان کی خانہ جنگیاں ملک او دوم میں اختلاف اور تفریق کے میدان کو وسیع کر رہی ہیں۔ اور اگر اس کی طرف توجہ نہ کیگئی تمام کے امن کو سخت خطرہ ہے۔ کانگریس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر اس سال کے آخیر تک حکومت نے نوآبادیوں کا درجہ ہندوستان کو نہ دیا۔ تو وہ آغاز سال نو کے ساتھ آزادی کی مہم شروع کر دیگی کیا یہ دوسرے الفاظ میں ملک کے امن کو چیلنج نہیں ہے؟ میں حکومت کے لئے اس کو چیلنج نہیں قرار دیتا۔ حکومت آخر حکومت ہے۔ ذرا گہری نظر سے سوچو کہ اس کا اثر کس پر پڑیگا۔ ملک کے وہ نوجوان جو اپنی جوانی کی ترنگ اور آزادی ہند میں بڑے بڑے عہدوں کی ایک خوشنما امید پر اس تحریک آزادی میں آگے بڑھیں گے۔

ان کا طرز عمل کیا ہوگا۔ اور اسکے نتائج کیا اگر ملک میں قانون کا احترام اٹھانے کی کوشش کی گئی یا حکومت نے قیام امن کے لئے سخت قوانین کا نفاذ ضروری سمجھا تو پکڑ دھکڑ فساد و شورش کا عملی اور مادی اثر اہل ملک پر ہوگا یا کسی اور پر۔

ٹھنڈے دل سے ان امور پر غور کرو۔ یہ گرم مصالحہ کی چاٹ والے اخبار نویس کچھ کام نہ آسکیں گے۔ اور نہ ملک کے لئے وہ کوئی ذاتی قربانی کر سکیں گے۔ اس وقت ضرورت ہے۔ کہ پبلک کو صحیح راستہ کی طرف بلانے کے لئے وہ لوگ کھڑے ہوں۔ جو ملک کے امن کو سب سے بڑی نعمت یقین کرتے ہیں۔

میں نے ایک مرتبہ لنڈن میں ایک سیاسی آدمی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ میری رائے میں فرقہ وارانہ مناقشت کے اسباب میں اصلاحات اور نوکریوں کی تقسیم بھی ہے۔

حقوق دار تقسیم کا سوال دو حقیقی بھائیوں کو بھی باہم لڑوا دیتا ہے۔ اور بعض حالتوں میں ان میں کشت وخون کی وارداتیں کرا دیتا ہے۔ اسی طرح یہاں ہوا ہے۔ اصلاحات کے نفاذ کیساتھ متحدہ قومیت تو تھی نہیں۔ مختلف مذہب اور قوم کے لوگ تھے۔ اس لئے کوئی اپنی سیاسی اہمیت کو مدنظر رکھ کر اور کوئی اپنی اکثریت کو پیش کر کے ایک دوسرے سے زیادہ لینے کا خواہشمند ہے اور برابر کی تقسیم پر راضی نہیں ہو سکتے۔ اور اس لئے آپس میں جھگڑتے ہیں۔ انگریز مدبر نے میرے ساتھ اتفاق کیا۔ مگر ہندوستان کے جوش پیدا کرنیوالے لیڈر فوراً کہدینگے۔ کہ میں اصلاحات کا مخالف اور استعمار مغرب کا حامی ہوں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ میں آزادی ہند کا حامی ہوں۔ لیکن اس سے پہلے ہندوستان کی متحدہ قومیت اور ملی اخلاق کا معیار اونچا دیکھنا چاہتا ہوں۔

بہرحال

ہندوستان کی سیاسی فضاء پر جو بادل اس وقت منڈلا رہے ہیں۔ وہ ہندوستان کے امن عامہ کے لئے کوئی بہترین امید نہیں دلاتے۔ بلکہ خطرہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ہندوستان کے امن کو قائم رکھنے کے لئے ہر جائز اور صحیح کوشش کریں۔ اور ہر ایسی راہ سے جو کسی صورت میں بھی اس فضا کو مکدر کرنے والی ہو بچیں اور بچائیں۔ (عرفانی)

برطانی سفیر کابل سر ہمفریز کے خیالات

بمبئی ۲۰ر اپریل۔ آج جہاز ایس۔ ایس راولپنڈی نے انگلستان کے عزم سے لنگر اٹھا دیا۔ اس جہاز پر سفر کرنے والوں میں سر فرانسس ہمفریز سفیر برطانیہ متعینہ کابل بھی تھے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے آپ سے عرشہ جہاز پر ملاقات کی۔ اور افغانستان کی صورت حال کے متعلق گفتگو کی۔ آپ نے کہا کہ پوزیشن سراسر تاریکی میں ہے۔ جو خبریں سرحد کو عبور کر کے ہم تک پہنچتی ہیں۔ انکے درست یا نادرست ہونے کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا افغانوں کو اس امر کا فیصلہ کرنا پڑے گا۔ کہ ان کا بادشاہ کون ہو۔ لیکن بادشاہت قسمت کا کھیل ہے۔ ہمفریز نے بیان کیا۔ کہ افغانستان کی موجودہ ہل چل بڑی ہی افسوسناک ہے۔ کیونکہ افغانستان امان اللہ خاں کے ترقی یافتہ انتظام میں بڑی ترقی کر رہا تھا۔ تمام سفارتیں کابل کو چھوڑ چکی ہیں صرف چند نفوس باقی رہ گئے ہیں۔

سر فرانسس ہمفریز کا خیال ہے۔ کہ بچہ سقہ یا امان اللہ خاں میں سے کسی ایک کا برسر اقتدار آجانا محض قسمت پر موقوف ہے:۔

(باقی ۱۰ کالم پر ہے)

(بقیہ خبر ہذا کالم ۱۰ سے) ہیں۔ کہ وہ ایک زبردست معرکہ میں کسی کو یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ کس کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبروں کا انتخاب

خلافت کا دس ہزار روپیہ: محمد حسین صاحب پشاور سے لکھتے ہیں۔ کہ خلافت فنڈ کا دس ہزار روپیہ حاجی جان محمد صاحب کے ذمے ہے۔ جس کے متعلق جناب حاجی صاحب نے پرونوٹ لکھکر مجلس کو دیدیا تھا۔ جو بطور امانت مولوی عبدالقادر صاحب تصوری کے پاس رکھا گیا تھا۔ دو سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن معلوم نہیں۔ کہ مجلس خلافت پشاور کے ارکان پر کونسا جادو اثر کر چکا ہے۔ کہ وہ اس رقم کو زبان پر ہی نہیں لاتے۔ اور غالباً اسی قسم کی کشمکش کی وجہ سے بہت سے نوجوان ارکانِ مجلس سے علیحدہ بھی ہو چکے ہیں۔

راولپنڈی کا حادثہ قتل:۔ راولپنڈی ۱۱ر اپریل بابو فقیر چند آریہ ریلوے ملازم اور ان کی بیوی کے قتل کے بارہ میں سنسنی پیدا کرنے والے حالات کا جو کہ اچی میل کے انٹر کلاس میں سفر کرتے ہوئے سندر اجنکشن کے قریب جب کہ وہ راولپنڈی آرہے تھے ڈاکوؤں کے ہاتھ سے قتل ہو گئے۔ ایک لڑکے کی زبانی انکشاف ہوا ہے۔ بیان کے دوران میں لڑکے کو کئی بار غش آگیا۔ اس نے بیان میں کہا۔ کہ قورم سے چند اسٹیشن پہلے دو پولیس والے اس کمرہ میں آئے۔ اور بابو فقیر چند سے کہا۔ کہ وہ کمرے سے چلے جائیں۔ کیونکہ وہ عورتوں کے لئے مخصوص ہے اس کے کچھ دیر بعد تین آدمی اور آئے۔ انہوں نے قتل کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر ڈیس نئے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اس واقعہ کا تھوڑا سا سراغ نکال لیا ہے۔ ایک ملزم گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کے پاس سے کچھ زیور اور کپڑوں کا ایک ٹرنک بھی ملا ہے افواہ گرم ہے۔ کہ ایک ہیڈ کنسٹیبل اور دو کنسٹیبل زیر حراست کر لئے گئے ہیں۔ یہ گاڑی کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ جو ریوالور استعمال کیا گیا ہے۔ وہ ایک سب انسپکٹر پولیس سے حاصل کر لیا گیا تھا۔

اسمبلی کے حادثہ بم کے مزید حالات:۔ دہلی اسمبلی کے حادثہ بم کے بعد اس وقت سی۔ آئی ڈی کا گڑھ بنا ہوا ہے۔ تمام صوبجات سے سی۔ آئی۔ ڈی کے افسران یہاں پر آئے ہوئے ہیں۔ اور شہر میں ادھر ادھر ہر طرف سی۔ آئی۔ ڈی کے آدمی نظر آتے ہیں۔ قتل کا پتہ لگ جائیگا۔ پولیس افسران اس معاملہ میں پُر امید نظر آتے ہیں۔ کہ وہ اب مسٹر سانڈرس کے قتل کا سوراغ لگا لیں گے۔ اس کیس کے تمام ریکارڈ اور دستاویزیں پولیس اپنے ساتھ لاہور سے لے آئی ہے۔ کہ اب سوراغ مل جائیگا۔ کیونکہ پستول اور پمفلٹ نے انہیں اس امر کا یقین دلا دیا ہے۔

حادثہ اسمبلی کے متعلق تحقیقات:۔ لاہور پولیس تو قتل سانڈرس کے سلسلہ میں تفتیش میں مشغول ہے لیکن نئی دہلی کی پولیس سردار جیت سنگھ کے چارج میں رائے سینا میں تفتیش کر رہی ہے۔ جن لوگوں نے اسمبلی میں بم چلتا دیکھا۔ ان کے بیانات قلمبند کئے جا رہے ہیں۔ جن چیزوں کا نقصان ہوا۔ انکی فہرست بھی تیار کی گئی ہے۔ پولیس اس امر کی کوشش کر رہی ہے۔ کہ وہ دونوں۔ دس بھی مل جائیں کہ جو اسمبلی میں چلائے گئے تھے۔ پولیس تفتیش میں نہایت اچھی طرح کام کر رہی ہے۔

پستول کس قسم کا ہے:۔ یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ بھگت سنگھ سے جو پستول پکڑا گیا ہے۔ وہ چھ نالیوں والا پستول ہے۔ اگر یہ پستول دو دفعہ گولی چلانے کے بعد رُک نہ جاتا۔ تو اس صورت میں نہایت خطرناک نتائج کے ظہور میں آنے کا امکان تھا۔

مزید گرفتاریاں:۔ یہ افواہ بڑے زور سے پھیل رہی ہے۔ کہ اس سلسلہ میں مزید گرفتاریاں بھی ہوں گی۔

اسمبلی میں بم کس طرح پھینکا گیا:۔ دہلی ۱۲ر اپریل۔ اسمبلی میں بم پھینکنے والا بھگت سنگھ ملزم کہتا ہے۔ اس نے کس طرح اسمبلی میں بم پھینکا۔ اور کہ اس سے قبل وہ دہلی میں کہاں کہاں رہا۔ اس نے دہلی کے کئی آدمیوں سے اپنی دوستی بتائی ہے اس نے کچھ دنوں ارجن کے دفتر میں بھی کام کیا ہے وہ اور اس کے ساتھی ۱۱ر جنوری کو دہلی میں موجود تھے اور اس دن سوہن سنگھ جوش اور ملزم پل مٹھائی پر جہاں سے وائسرائے کی سپیشل گذری تھی موجود تھے۔

پنجاب خفیہ پولیس کے افسران میرٹھ جا پہنچے۔ میرٹھ ۱۰ر اپریل سردار بہادر سنتا سنگھ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پنجاب خفیہ پولیس حادثہ بم اسمبلی کے سلسلہ میں دہلی آئے تھے۔ آج شام آپ گیانی صوبہ سنگھ انسپکٹر خفیہ پولیس کے ہمراہ یہاں پہنچے۔ مسٹر ہارٹن سے بہت دیر تک آپ گفتگو کرتے رہے۔ کیا بات چیت ہوئی۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ شہر میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے۔ کہ مقدمہ سازش میرٹھ اور حادثہ بم میں تعلق جوڑنے کی سعی کی جا رہی ہے۔

سائمن کمیشن کو ۳۴۷۳ محضر نامے دیئے گئے۔ نئی دہلی ۱۰۰ر اپریل۔ سائمن کمیشن کو دورانِ تحقیقات میں ۳۴۷ محضر نامے پیش کئے گئے۔ ۳۳۳ غیر سرکاری انجمنوں کی طرف سے پیش کئے گئے۔ حکومتوں کے محضر نامے اگرچہ تعداد میں کم تھے۔ لیکن یہ بہت اہم اور دلچسپ تھے۔ اس لئے کہ ان میں اصلاحات کے عملدرآمد کی کیفیت اور ترمیم و توسیع کی تجاویز دی ہوئی تھیں۔

احمد آباد ۲۱ر اپریل گورون بل کے احاطہ میں تین شیر خوار بچے گھواروں میں پڑے ایک درخت سے لٹک رہے تھے۔ کہ آگ لگ جانے سے ہلاک ہو گئے۔ ایک بچہ تو اسی وقت انتقال کر گیا۔ باقی دونوں ہسپتال پہنچ کر مر گئے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کسی نے جلتی ہوئی دیا سلائی ان کے قریب پھینک دی۔ جس سے گھاس پھوس کو آگ لگ گئی۔ اس حادثہ سے کارکنوں میں سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ لیبر یونین نے فیصلہ کیا ہے کہ کارخانہ داروں سے درخواست کی جائے کہ اس معاملہ کی پوری پوری تحقیقات کرائی جائے۔

۲۲ر مارچ کے "ام القریٰ" سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سمندر کے راستے پہنچنے والے حاجیوں کی تعداد ۱۳۷۰۵ تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قتل راجپال
اور
ہندو ذہنیت

کون عقلمند اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ وہ شخص جس نے گند کا پلندہ شائع کر کے کروڑوں انسانوں کے دلوں کو مجروح کیا وہ اس قابل تھا۔ کہ اس کا سوسائٹی بائیکاٹ کرتی۔ اور اسکی زندگی میں ایسے دشمن امن مفسد شخص سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھا جاتا۔ تا اس کے بُرے اخلاق کا دوسروں پر اثر نہ ہوتا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ ایسے بدخواہ ملک کی موت پر بجائے خس کم جہاں پاک کہنے کے اکثر نافہم آریوں اور ہندوؤں نے اس کی ارتھی کا بڑے تپاک سے جلوس نکالا۔ گویا اس نے قوم یا ملک کی بہت بڑی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور وہ بہت بڑا مفید وجود تھا۔ جس کے فقدان سے ہندوستان کی مذہبی و سیاسی ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ پیدا ہو گئی۔

میں ہندوؤں کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ کسی قوم کی دشمنی سے اپنے اخلاق تباہ نہ کرو۔ مسلمانوں سے آپ کو اگر عداوت و بغض ہے۔ تو اس کی وجہ سے آپ ایک مفسد اور امن کے برباد کرنے والے شخص کی عزت کر کے آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑا نہ چلاؤ۔ اس کی ارتھی نکالنے سے یا اسے شہید کہنے سے اسلام کو پرپشہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ مگر آپ کی قوم کا کیرکٹر بہت خراب ہو جائیگا۔ اور آج ایسے گند کو پھیلانے والا ایک ہے۔ تو کل سینکڑوں ہو جائیں گے۔ نیز آئندہ آپ کی نسلوں پر اس کا بہت بُرا اثر پڑے گا۔ آپ کا اُسے شہید قرار دینا اور مہاشہ بنانا اسے آپ کی بزرگوں کی صف میں لا کھڑا کرے گا۔ اور تاریخ میں آئندہ آنے والے لوگ جب آپ کے شہداء کا حال پڑھیں گے۔ تو کیا کہینگے کہ ہمارے بزرگ کیسے بداخلاق تھے کہ کروڑوں انسانوں کے ہادی اور پیشوا کی شان میں گند کا ایک پلندہ شائع کر کے اُن کو شہادت نصیب ہوئی۔

لوگ تو قوم و ملک و مذہب و انسانیت کی خاطر شہادت کا درجہ حاصل کرتے ہیں۔ مگر آپ کے شہید کو گالیوں کی اشاعت کے باعث یہ درجہ ملا۔

اگر آپ کے نزدیک بزرگوں کی پگڑیاں اچھالنی اور گالیاں دینا ہی بڑا کارنامہ ہے۔ تو آپ کو مبارک ہو۔ لیکن اگر آپ بھی گندہ ذہنی کو معیوب سمجھتے ہیں تو ایسے مفسدوں اور بداخلاق لوگوں سے بیزاری کا اظہار کریں۔ نہ کہ ان سے ہمدردی تا آپ کے اخلاق اور آپ کی نسلوں کے اخلاق محفوظ ہوں۔ اور آپ کی ہمسایہ قومیں آپ کی ممنون۔

(عبد الاحد (مولوی فاضل) قادیان)

راجپال کون تھا

راجپال ایک معمولی حیثیت کا کتب فروش تھا۔ جس کو خود اس کے شہر لاہور میں سو سو اسو آدمی بھی نہ جانتے ہونگے۔ لیکن اس کو شہرت حاصل کرنے کی جو حرص ہوئی۔ تو اُس نے ایک کتاب "رنگیلا رسول" کے نام سے لکھوائی۔ جس میں اسلام اور بانی اسلام کی نہایت ہی ذلیل طریقہ پر توہین کی گئی تھی۔ ایسا شخص کسی مہذب ملک میں اسی ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ جس کا وہ مستحق تھا۔ لیکن ہندوستان کی فرقہ وار فضاء

صیغہ تعلیم و تربیت کا اعلان

انسپکٹر تربیت کے سال رواں میں دورہ کا پروگرام زیر تجویز ہے۔ احباب کے ذہن میں جو جو امور اس پروگرام میں مدنظر رکھنے ضروری ہوں۔ اور جن جن مقامات کو اس پروگرام میں شامل کرنا آپ ضروری خیال فرماتے ہوں۔ انکے متعلق جلد مفصل اطلاع دیں نیز ان مقامات مذکورہ میں جو جو باتیں خاص طور پر مدنظر رکھی جانی ضروری خیال فرماویں۔ وہ بھی تحریر فرماویں۔ تاکہ انسپکٹر صاحب کے دورہ کا پروگرام مکمل کیا جا سکے۔ (مولوی) عبد الرحیم درد ناظر تعلیم و تربیت

وصیت نمبر ۲۸۰۳

میں امۃ اللہ بیگم زوجہ بہادل شاہ قوم قریشی ہاشمی العباسی عمر تخمیناً ۹۱ سال ساکن امرت سر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت بصورت حق مہر مبلغ ۵ صد روپیہ ہے۔ جو تا حال واجب الوصول ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اور اس وصیت کردہ رقم کو اپنی زندگی میں ادا کرنیکی کوشش کرونگی۔ بصورت دیگر میرا خاوند ادا کریگا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

الموصیہ:۔ امۃ اللہ بیگم زوجہ بہادل شاہ

گواہ شد:۔ حافظ محمد الدین والد موصیہ

گواہ شد:۔ کاتب وصیت نامہ بہادل شاہ خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۲۸۰۴

میں بہادل شاہ ولد پیر خوشی محمد قوم قریشی ہاشمی العباس پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال ساکن گویکے حال ملازم امرت سر ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۲/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۳۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ فقط

بہادل شاہ موصی حال وارد جہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ ؛

گواہ شد:۔ حافظ محمد الدین جہور چک ۱۱۷

گواہ شد:۔ محمد اکرم خاں نمبردار جہور چک ۱۱۷

حیرت میں ڈالنے والے جرمنی کے بیظیر تحفے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشیدہ کاڑھنے کی مشین،

لڑکیاں اس سے کرسیوں کی گدیاں۔ سرہانوں کے غلاف۔ غالیچے۔ شال۔ چادریں۔ دوپٹے۔ سوٹ وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ کئی قسم کے گرم۔ سرد اور ریشمی کپڑوں پر۔ اون۔ ریشم اور سوت سے ہر قسم کے پھول اور گلکاریاں بنا سکتی ہیں۔ ترکیب نہایت ہی آسان ہے۔ غریب لڑکیوں کے لئے اور بیوہ عورتوں کے لئے روزگار کا ذریعہ اور امیروں کے لئے ایک اعلےٰ تحفہ ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہندوستان بھر میں کوئی زنانہ سکول اور مکان اس مشین سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔

قیمت فی مشین صرف چار روپیہ

علاوہ خرچ ڈاک

گھر کا جوتشی

یہ آلہ جرمنی کے سائنسدانوں نے حال میں ایجاد کیا ہے۔ اس کے ذریعہ سے آپ آدھ منٹ میں دیکھ سکتے ہیں۔ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی یا کوئی جانور یا حیوان وغیرہ بچہ نر دے گی یا مادہ۔ مقدمہ میں جیت ہوگی یا ہار۔ امتحان میں کامیابی ہوگی یا نہیں۔ غرضیکہ ہر ایک ایسی بات آلہ قبل از وقت بتائیگا۔

قیمت فی آلہ معہ مکمل ترکیب صرف دو روپے

علاوہ خرچ ڈاک

فوٹو ہینڈ کیمرہ

یہ کیمرہ خاص طور پر شوقین اصحاب کی خاطر زر کثیر صرف کر کے جرمنی کے ماہرین فن سے تیار کروایا گیا ہے۔ عورت۔ مرد۔ جانور۔ درخت مکان۔ گرجا۔ مسجد۔ مندر۔ ریل۔ ہوائی جانور وغیرہ چلتے پھرتے۔ اڑتے اور بیٹھے ہوئے کی خوبصورت اور دلپسند فوٹو اتارنے کے لئے کم از کم ایک ضرور منگائیں۔ ہر کیمرہ کے ساتھ مکمل پرچہ ترکیب۔ تصویر اتارنے کے لئے پلیٹ دھونے کے لئے مکمل مصالحہ وغیرہ بھی بالکل مفت روانہ ہوتا ہے۔ ایسی سستی اور عمدہ چیز آپ کو کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں ملیگی

قیمت فی کیمرہ معہ مکمل سامان وغیرہ صرف پانچ روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک

طلسمی لالٹین

سینما اور تھیٹروں میں ہر روز جا کر پیسے گنوانے سے آپ ایک طلسمی لالٹین منگا لیجئے۔ اور گھر بیٹھے ہی مفت میں روزانہ ان نظاروں کو دیکھ لیجئے۔ غریب لوگ اس کو منگا کر تماشا دکھا کر روپیہ کما سکتے ہیں۔ اور امیروں کے لئے یہ ایک اعلےٰ قسم کا فضل اور تماشا ہے۔

قیمت فی عدد معہ مکمل سامان صرف پندرہ روپیہ۔ دو عدد فلم پندرہ روپے

علاوہ خرچ ڈاک

اصلی اور سستی عینکیں،

اگر دور کی نظر کمزور ہے۔ یا نزدیک کا کام کرنے لکھنے پڑھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ تو اس کا علاج عینک لگانا ہے۔ آپ عینک لگائیں۔ تو تمام تکالیف دور ہو جائیں گی۔ اور نظر تندرست ہو جائیگی۔ علاوہ ازیں آنکھوں کو ٹھنڈا رکھنے کیلئے عینکیں ہم سے مل سکتی ہیں۔ ہمارے ہاں اعلےٰ سے اعلیٰ عینکیں ہیں۔ جو طلب کرنے پر بازار کی نسبت ارزاں قیمت پر بھیجی جاتی ہیں۔ اسی کا نام رعایت ہے۔ کہ چیز اعلیٰ ہو اور قیمت بازار کی نسبت کم ہو فائدہ اٹھانے کا زرین موقع ہے۔

ڈاکٹر عبد الرحمن (احمدی) فزیشن سرجن اینڈ اوپٹیشن۔ موگا۔ پنجاب

بیکاروں کی ضرورت

اگر آپ بیکار ہیں۔ اور روزی کمانے کیلئے ملازمت کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں۔ تو آیئے ہم آپکو ملازمت سے نجات حاصل کرنیکا ایک نسخہ بتلاتے ہیں۔ آپ ایک روپیہ خرچ کر کے نو سیر پختہ کپڑے دھونے کا صابن جو عمدہ کم خرچ اور جھاگ دینے والا ہوگا بنانا گھر بیٹھے ہی سیکھ لیں۔ یہ صابن ایک گھنٹہ میں تیار ہو جاتا ہے۔ آپ دو روپے نفع کما سکتے ہیں۔

ملازمت پیشہ لوگ بھی ایسا مفید صابن صرف ایک گھنٹہ میں گھر میں تیار کر لیا کریں۔ اور بازار کے گراں اور غیر مفید صابن سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کریں۔ اشتہار کی اجرت وصول کرنے کے لئے ہم نے فیس نہایت معمولی صرف دو روپے کر دی ہے نسخہ بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اور یہ رعایت صرف ایک مہینہ کے لئے ہے۔ فائدہ اٹھائیں۔ اور اس نسخہ کو منگائیں۔ اور گھر بیٹھے دو روپیہ نفع کمائیں۔

مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان (پنجاب)

المشتہر

مینجر۔ برلن ٹریڈنگ ایجنسی (انڈیا آفس) پوسٹ بکس ۹۷ لاہور

(مضمون التوائے اسلام پریس قادیان میں چھپوا کر فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)